خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

ستائیسواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

خلاصہ مضامینِ قرآن

ستائیسواں پارہ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ﴿﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿﴾

قَالَ فَمَا خَطۡبُکُمۡ اَیُّهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿﴾ قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰی قَوۡمٍ مُّجۡرِمِیۡنَ ﴿﴾

(الذاریات: ۳۱ تا ۳۲)

آیات ۳۱ تا ۳۷

قومِ لوطؑ پر پتھروں کی بارش

حضرت ابراہیمؑ نے فرشتوں سے دریافت کیا کہ وہ کس مہم پر ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ ہمیں ایک مجرم قوم یعنی قومِ لوطؑ پر پتھروں کی بارش برسانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اِس قوم کی بستی میں صرف لوطؑ کا گھر ہے جہاں مومن بستے ہیں۔ اُن کو ہم محفوظ رکھیں گے اور اُن کے علاوہ پوری بستی پر ایسا عذاب نازل کریں گے جو رہتی دنیا تک لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے گا۔

آیات ۳۸ تا ۴۰

آلِ فرعون کا غرق ہونا

حضرت موسیٰؑ فرعون کے پاس واضح نشانیوں کے ساتھ آئے۔ اُس بدبخت نے اقتدار کے نشہ میں آپؑ کی دعوت کو جھٹلایا اور جادوگر اور پاگل کہہ کر آپؑ کی توہین کی۔ اللہ نے اُسے اور اُس کے لشکروں کو ایک دریا میں غرق کر دیا۔

آیات ۴۱ تا ۴۲

قومِ عاد پر تیز آندھی کا عذاب

قومِ عاد نے جب سرکشی کی انتہا کر دی تو اللہ نے اُس قوم پر ایک تیز آندھی چھوڑ دی۔ اُس آندھی نے سامنے آنے والی ہر شے کو اٹھا کر پٹخا اور چورا چورا کر دیا۔

آیات ۴۳ تا ۴۶

قومِ ثمود اور قومِ نوحؑ کی تباہی

قومِ ثمود نے جب اللہ کی نافرمانی میں حد سے تجاوز کیا تو اچانک اُن پر ایک زوردار زلزلہ آ گیا۔ وہ اِس قابل ہی نہ تھے کہ کھڑے رہ سکتے یا کہیں سے مدد حاصل کر سکتے۔ تباہ ہونے والی قوموں میں سے سب سے پہلے قومِ نوحؑ پر عذاب آیا۔ عذاب کا سبب اُن کی مجرمانہ روش تھی۔

آیات ۴۷ تا ۵۱

اللہ کی بے مثال قدرت کے مظاہر

اِن آیات میں اللہ کی بے مثال قدرت کے حسبِ ذیل مظاہر بیان ہوئے ہیں :

i- اللہ نے وسیع و عریض آسمان بنایا اور وہ کائنات کو مزید وسعت دے رہا ہے۔

ii- اللہ نے زمین کو بچھا دیا اور وہ کیا خوب نعمتوں کی بساط بچھانے والا ہے۔

iii- اللہ نے ہر شے کو جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا۔

جب ہر شے جوڑوں کی صورت میں ہے تو دنیا کی زندگی کا جوڑا کون سا ہے؟ یہ جوڑا ہے آخرت کی زندگی۔ عقلمندی کا تقاضا ہے کہ آخرت کی زندگی کے لیے تیاری کی جائے اور اِس کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کیا جائے۔ اللہ ہی سے لو لگائی جائے اور اُس ہی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگی جائے۔

آیات ۵۲ تا ۵۵

رسول اللہ ﷺ کی ذمہ داری سمجھانا ہے، منوانا نہیں

اللہ نے رسول ﷺ کو تسلی دی کہ اگر مکہ والے آپ ﷺ کی توہین کر رہے ہیں تو سابقہ رسولوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ ہر کافر قوم نے اپنے رسول کو جادوگر یا پاگل کہا۔ لگتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو اِس گستاخی کی وصیت کر گئے تھے۔ آپ ﷺ کفارِ مکہ کی گستاخیوں کا اثر نہ لیں۔ اگر وہ حق قبول نہیں کر رہے تو آپ ﷺ پر کوئی الزام نہیں۔ آپ ﷺ اُنہیں نصیحت کرتے رہیں۔ آپ ﷺ کی نصیحت ایمان لانے والوں کے لیے مفید ثابت ہوتی رہے گی۔

آیات ۵۶ تا ۶۰

انسانوں اور جنوں کا مقصدِ تخلیق اللہ کی عبادت ہے

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا کہ میں نے انسانوں اور جنات کو اِس لیے بنایا کہ وہ زندگی کے ہر گوشہ میں میری بندگی کریں۔ اگر ہم نے اللہ کی بندگی نہ کی تو روزِ قیامت رسوائی کا سامنا کریں گے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

ہمارا مقصد یہ نہیں کہ ہم محض رزق کمانے کے لیے کولہو کے بیل بنے رہیں۔ انسانوں کا رازق تو اللہ ہے۔ البتہ جو لوگ اللہ کی نافرمانی کر رہے ہیں اور اُس کی بندگی سے اعراض کر رہے ہیں وہ اپنی اِس روش کے انجام کے حوالے سے جلدی نہ کریں۔ عنقریب وہ دن آنے والا ہے جس روز یہ نافرمان شدید تباہی و بربادی سے دوچار ہوں گے۔ اللہ ہمیں ہر حال میں اپنی بندگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ طور

کافروں کے لیے پُرجلال وعید

اِس سورۂ مبارکہ میں کافروں کی گمراہیوں کا جواب اور اُن کے لیے برے انجام کی وعید بڑے جلالی انداز میں بیان کی گئی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۶ کافروں کے لیے شدید عذاب کی وعید
- آیات ۱۷ تا ۲۸ متقیوں کے لیے حسین انجام کی بشارت
- آیات ۲۹ تا ۴۷ کافروں کے لیے شدید غیظ وغضب
- آیات ۴۸ تا ۴۹ نبی اکرم ﷺ کے لیے صبر اور ذکر کی تلقین

آیات ۱ تا ۷

کافروں پر عذاب آ کر رہے گا

اِن آیات میں بعض اہم مقامات یعنی کوہِ طور، لوحِ محفوظ، خانہ کعبہ، آسمان اور سمندر کی قسم کھا کر کہا گیا کہ کافروں پر عذاب آ کر رہے گا۔ پھر ان سے اِس عذاب کو دور کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔

آیات ۸ تا ۱۶

کافروں کا بدترین انجام

روزِ قیامت آسمان لرز رہا ہوگا اور پہاڑ چل رہے ہوں گے۔ اُس روز وہ کافر شدید تباہی سے دوچار ہوں گے جو آج اللہ کے احکامات پر اعتراضات کر رہے ہیں اور اُن کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اُس روز اُنہیں دھکیل کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اللہ فرمائے گا کہ یہ ہے وہ جہنم جس کے وجود کو تم جھٹلاتے تھے۔ اب تم صبر کرو یا چیخ پکار کرو برابر ہے۔ تمہیں تمہارے جرائم کی بھرپور سزا مل کر رہے گی۔

آیات ۱۷ تا ۲۰

متقیوں کا حسین انجام

روزِ قیامت متقین کی بہت بڑی خوش نصیبی ہوگی کہ اللہ اُنہیں دہکتی ہوئی آگ کے عذاب سے محفوظ فرمالے گا۔ وہ باغات میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ اُنہیں کہا جائے گا جو چاہتے ہو کھاؤ اور پیو، پوری آزادی ہے۔ وہ مسندوں پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے۔ بڑی بڑی آنکھوں والی حسین وجمیل حوروں سے اُن کا نکاح کر دیا جائے گا۔ اللہ فرمائے گا کہ تمہیں یہ نعمتیں تمہارے اعمال کی وجہ سے عطا کی گئی ہیں۔

آیت ۲۱

نیک اولاد جنت میں ساتھ ہوگی

اِس آیت میں خوشخبری دی گئی کہ جنت میں نیک انسان کو اُس کی نیک اولاد کے ساتھ رکھا جائے گا۔ اگر کسی کے اعمال کی کمی کی وجہ سے اُس کا درجہ جنت میں نیچے ہوگا تو اللہ اپنے فضل

سے اُس کا درجہ بڑھا کر اوپر والے کے ساتھ کر دے گا۔ اللہ ہم سب کو جنت میں اپنے والدین اور اولادوں کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۲ تا ۲۴

جنت کی نعمتیں

اہلِ جنت کو اُن کی پسند کے میوے اور گوشت فراہم کیا جائے گا۔ وہ اپنی پسند کے مرغوب جام نوش کر رہے ہوں گے۔ ایسی شراب کے جام جو پاکیزہ ہوگی۔ اس میں نہ نشہ ہوگا اور نہ ہی وہ کسی گناہ کی طرف لے جائے گی۔ جنتی باہم شغل کرتے ہوئے ایک دوسرے سے اِس شراب کے جام کو چھین رہے ہوں گے۔ اُن کی خدمت کے لیے ہر وقت خوبصورت لڑکے موجود ہوں گے جو اپنے حسن میں ایسے خوبصورت موتیوں کی طرح ہوں گے جنہیں چھپا کر رکھا جاتا ہے۔ اللہ ہم سب کو یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۵ تا ۲۸

گھر میں خدا خوفی اختیار کرنے کا انعام

اہلِ جنت باہم گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسرے کو بتائیں گے کہ ہم دنیا میں اپنے گھر والوں کے ساتھ مشغول ہو کر، اللہ کے ذکر اور اُس کے احکامات سے غافل نہیں ہوتے تھے بلکہ اللہ سے ڈرتے تھے۔ اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ ہم اللہ سے دعائیں کرتے رہتے تھے اور اللہ نے ہماری دعائیں سن لیں۔ بے شک اللہ بہت ہی حسنِ سلوک کرنے والا اور رحمتیں نازل کرنے والا ہے۔

آیات ۲۹ تا ۳۲

اللہ تعالیٰ کا گستاخانِ رسول پر غیظ و غضب

مشرکین مکہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہتے تھے کہ آپ کاہن، مجنون اور شاعر ہیں۔ اِن کے بارے میں انتظار کرو۔ کچھ ہی دن میں اِن کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ قرآن کی تبلیغ جاری رکھیں۔

آپ ﷺ ہرگز وہ کچھ نہیں ہیں جو یہ مشرکین کہہ رہے ہیں۔ مشرکین عقل کے اندھے ہیں۔ اگر اُن میں عقل ہوتی تو وہ ایسے پاکیزہ کردار اور اخلاق کی حامل ہستی پر کاہن، مجنون اور شاعر ہونے کے الزامات نہ لگاتے۔ اُنہیں چاہیے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی حقیقت ظاہر ہونے کا نہیں بلکہ اپنی گستاخیوں کی بدترین سزا ملنے کا انتظار کریں۔

آیات ۳۳ تا ۳۴

عظمتِ قرآن

مشرکینِ مکہ بہتان لگاتے تھے کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں بلکہ اِسے حضرت محمد ﷺ نے خود سے بنا لیا ہے۔ اُنہیں چیلنج دیا گیا کہ اگر قرآن کسی انسان کا بنایا ہوا کلام ہے تو پھر وہ بھی مقابلہ میں قرآن جیسا کلام بنا کر دکھائیں۔ قرآن کی عظمت کی دلیل ہے کہ آج تک کوئی بھی اِس چیلنج کا جواب نہ دے سکا۔

آیات ۳۵ تا ۴۳

مخالفینِ حق کو گریبان میں جھانکنے کی دعوت

حق کے مخالفین قرآن حکیم کی تعلیمات پر مختلف قسم کے اعتراضات وارد کرتے تھے۔ اِن آیات میں اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے اعتراضات کی حقیقت پر غور کرنے اور پھر گریبان میں جھانکنے کی دعوت دی گئی۔ ارشاد ہوا:

i- آسمان و زمین اور خود اِن مخالفین کا خالق کون ہے؟ کیا اُنہوں نے آسمان، زمین اور اپنی ذات کو بنایا ہے؟

ii- کیا رب کی رحمت کے خزانے اِن مخالفین کے اختیار میں ہیں کہ وہ فیصلہ کریں کہ اللہ کا رسول ہونے کا اعزاز کسے دیا جائے۔

iii- وہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ کے لیے فرشتوں کی صورت میں بیٹیوں کا تعین کرتے ہیں۔ کیا اِس من گھڑت تعین کا کوئی جواز ہے؟

iv- کیا نبی اکرم ﷺ تبلیغ کے حوالے سے کوئی حقِ خدمت یا نذرانہ طلب کر رہے ہیں جو اُن کو بہت بھاری لگ رہا ہے؟

v- کیا اُنہیں غیب کے احوال کا علم ہے کہ اُس کی بنیاد پر قرآن اور نبی ﷺ کے بارے میں تبصرے کررہے ہیں؟

vi- کیا وہ نبی اکرم ﷺ کے خلاف سازشی منصوبے بنارہے ہیں؟ کان کھول کرسن لیں کہ تمام سازشیں اُنہیں پر الٹی پڑیں گے۔

vii- کیا اللہ کے سوا اُن کے دیگر معبودوں کی کوئی حقیقت ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی معبودِ واحد ہے اور وہ ہر طرح کے شرک سے پاک ہے۔

آیات ۴۴ تا ۴۷

مخالفینِ حق پر دو عذاب آئیں گے

اِن آیات میں حق کے مخالفین کو دھمکی دی گئی کہ اُن پر عنقریب اللہ کا عذاب آنے والا ہے۔ عذاب جب آئے گا تو اُن کی کوئی تدبیر اُنہیں اُس سے بچانہ سکے گی اور نہ ہی کوئی اور اُن کی مدد کو آئے گا۔ پھر ظالموں کے لئے ایک بڑا عذاب ہے جس سے وہ روزِ قیامت دوچار ہوں گے۔ افسوس ہے اِن ظالموں پر کہ وہ کیسا گھاٹے کا سودا کر رہے ہیں!

آیات ۴۸ تا ۴۹

نبی اکرم ﷺ پر اللہ کی نظرِ کرم

نبی اکرم ﷺ کو خوشخبری دی گئی کہ آپ ﷺ پر ہر وقت اللہ کی نظر کرم ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کو صبر و تحمل سے برداشت کیجئے اور اُن کے برے انجام کا انتظار کیجئے۔ اطمینان قلب کے لیے اللہ کا ذکر کرتے رہیے۔ خاص طور پر اُٹھتے، بیٹھتے، رات میں اور سحر کے وقت اللہ کی تسبیح و حمد کرتے رہیے۔ اللہ حق و باطل کے معرکہ میں ہمیں حق کا ساتھ دینے اور اپنے ذکر کی لذت کے ساتھ حق پر ڈٹے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ نجم

اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرتوں کا بیان

اس سورۂ مبارکہ میں اللہ کی بے مثال قدرتوں کے کئی مظاہر بیان کیے گئے ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۸ عظمتِ مصطفیٰ ﷺ
- آیات ۱۹ تا ۳۰ مشرکانہ تصورات کی نفی
- آیات ۳۱ تا ۴۲ جزا وسزا کا بیان
- آیات ۴۳ تا ۶۲ اللہ کی قدرت کے مظاہر

آیات ۱ تا ۴

حدیثِ رسول ﷺ کی اہمیت

جس طرح ستارہ کا ڈوبنا صبح کی آمد کی علامت ہے، اِسی طرح نبی اکرم ﷺ کی آمد دنیا میں تاریکی کے خاتمے اور نورِ ہدایت کے سدا جگمگانے کا مظہر ہے۔ اب قرآن اور ارشادات نبوی ﷺ کی صورت میں حق دنیا میں ہمیشہ موجود رہے گا۔ ارشاداتِ نبوی ﷺ بھی دراصل اللہ کی عطا کردہ ہدایت کا مظہر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بولتے بلکہ اُن کا کلام اللہ کی عطا کردہ رہنمائی کی وضاحت کرتا ہے۔ اللہ ہمیں قرآنِ حکیم کے ساتھ ساتھ ارشادات نبوی ﷺ کی روشنی میں زندگی کے جملہ معاملات کا لائحہ عمل طے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۵ تا ۱۱

قرآنِ حکیم کے دو راویوں کی ملاقات

قرآنِ حکیم اللہ کا کلام ہے جو بندوں تک دو راویوں کے ذریعہ پہنچا۔ ایک ہیں حضرت جبرائیلؑ اور دوسرے ہیں حضرت محمد ﷺ۔ اِن آیات میں ان دونوں راویوں کی باہم ملاقات کا ذکر ہے۔ ایک موقع پر حضرت جبرائیلؑ نے نبی اکرم ﷺ کو قرآنِ حکیم جس طرح سکھایا، اُس کا نقشہ کھینچا گیا۔ حضرت جبرائیلؑ انتہائی قوت اور بڑی جسامت والے فرشتے ہیں۔ جب وہ بالکل سیدھے ہوئے تو بلند افق کو مکمل طور پر ڈھانپ دیا۔ پھر قریب آئے اور بالکل نیچے لٹک گئے۔ اُن کے اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان فاصلہ دو کمان سے بھی کم رہ گیا۔ اب اللہ نے اُن کے ذریعہ اپنے بندہ ﷺ پر وحی کیا جو کچھ کہ وحی کیا۔ جو کچھ نبی اکرم ﷺ کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں، دل نے اُس کی تصدیق کی۔

آیات ۱۲ تا ۱۸

معراجِ مصطفیٰ ﷺ

مشرکینِ مکہ اِس حقیقت کو تسلیم نہیں کر رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل امینؑ کو اصل ملکوتی صورت میں دیکھا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے اُنہیں شبِ معراج بھی اِس صورت میں دیکھا تھا۔ جب وہ آسمانوں پر بیری کے ایک ایسے درخت کے پاس ظاہر ہوئے جو جنت کے قریب ہے۔ اُس بیری پر اُس وقت اللہ کی انوار و تجلیات کے عظیم مظاہر چھائے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل امینؑ کے ساتھ ساتھ کئی اور آیاتِ الٰہی کا مشاہدہ کیا۔ آپ ﷺ نے یہ مشاہدہ خوب جم کر کیا۔ آپ ﷺ کی نگاہوں میں بھرپور حوصلہ ٔ نظر تھا۔ البتہ نگاہوں نے ادب و احترام کا پورا پورا لحاظ رکھا۔

آیات ۱۹ تا ۲۲

مشرکینِ مکہ کی اللہ کے ساتھ عجیب بے انصافی

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کی تین دیویوں، لات، عزیٰ اور منات کی نفی کی گئی ہے۔ اُنہوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر اُن کی مورتیاں بنالی تھیں۔ اُن کا معاملہ یہ تھا کہ وہ اپنے لیے تو بیٹیاں ناپسند کرتے تھے لیکن فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ بلاشبہ یہ ظلم اور بے انصافی کی عجیب صورت تھی۔

آیات ۲۳ تا ۲۵

مشرکانہ تصورات کی بنیاد محض گمان ہے

مشرکین کے پاس اپنے مشرکانہ تصورات کے لیے کوئی ٹھوس دلیل نہیں ہوتی۔ اُن کے تمام تصورات کی بنیاد اُن کی خواہشاتِ نفس اور گمان ہوتے ہیں۔ بلاشبہ گمان، حق کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مشرکین نے اپنے خودساختہ معبودوں کو من گھڑت قسم کے نام دیئے ہوئے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جیسے ہمارے جہلاء نے بعض بزرگانِ دین کو داتا، گنج بخش، غریب نواز، غوثِ اعظم وغیرہ کے نام دے رکھے ہیں حالانکہ یہ صفات صرف اور صرف اللہ کی

ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے سوا دیگر ہستیوں کو پکار کر جو چاہے حاصل کرلیں ۔ یہ اُن کی خام خیالی ہے۔ دنیا اور آخرت کی ہر نعمت صرف اور صرف اللہ ہی عطا فرماتا ہے۔

آیات ۲۶ تا ۲۸

اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت نہ کر سکے گا

مشرکینِ مکہ نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیا، اُن کے زنانہ نام رکھے اور اُن کی مورتیاں بنا کر پوجا شروع کر دی۔ دراصل وہ نہیں چاہتے تھے کہ آخرت میں اُن کے جرائم کی باز پرس ہو۔ لہٰذا یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ فرشتوں کی پوجا کرو، وہ اپنی شفاعت کے ذریعہ ہمیں آخرت میں بخشوا لیں گے ۔ اللہ نے واضح فرمایا کہ فرشوں میں سے کسی کو اختیار نہیں کہ وہ کسی کے لیے شفاعت کرسکیں ۔ ہاں جسے اللہ اجازت دے اور جس کے لیے اجازت دے تو پھر ممکن ہے۔ مشرکینِ مکہ کے عقائد کسی واضح دلیل کی بنیاد پر نہیں بلکہ محض اُن کے گمان کی بنیاد پر ہیں۔ گمان ہرگز حق کے لئے بنیاد نہیں بن سکتا۔

آیات ۲۹ تا ۳۰

دنیاداروں کی محرومی

نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں جو آخرت میں جوابدہی کا یقین نہیں رکھتے ۔ ہماری یاد سے غافل ہیں اور صرف اور صرف دنیا ہی کے طلب گار ہیں ۔ وہ خود کو بڑا عقلمند سمجھتے ہیں لیکن اُس سے زیادہ احمق کوئی نہیں جس کی سوچ اور علم دنیا تک محدود ہو اور وہ موت کے بعد کی زندگی کے لیے تیاری سے غافل ہو۔ ایسے لوگ گمراہ ہیں اور اللہ اِن گمراہوں سے خوب واقف ہے ۔ اِس کے برعکس آخرت کے طلب گار لوگ ہی ہدایت یافتہ ہیں اور اُن پر اللہ کی نظرِ کرم ہے۔

آیات ۳۱ تا ۳۲

کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کے لیے بشارت

آسمانوں اور زمین کی ہر شے اللہ کے اختیار میں ہے۔ بندوں کے انجام کا فیصلہ بھی اللہ ہی نے

کرنا ہے۔ برائی کرنے والوں کو وہ سزا دے گا اور نیکی کرنے والوں کو عمدہ اجر۔ خاص طور پر جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی ہر صورت سے بچتے ہیں اُن کے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔ وہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنی نیکیاں ظاہر کر کے خود کو بڑا پاکیزہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اتنی نہ بڑھا، پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بند قبا دیکھ

نیکیوں کا ڈھنڈورا پیٹنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ کون کتنا متقی اور پرہیزگار ہے۔

آیات ۳۳ تا ۳۵

کیا دولت مندوں سے اللہ راضی ہے؟

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ کے ایک سردار ولید بن مغیرہ کی مذمت ہے۔ وہ بدنصیب اللہ کے رسول سے آیاتِ قرآنی سن کر ایمان لانے کے قریب پہنچ گیا تھا لیکن ساتھی سرداروں کی ناراضگی دیکھ کر محروم ہو گیا۔ خود کو جھوٹی تسلی دینے کے لیے کہا کرتا تھا کہ اللہ مجھ سے راضی ہے۔ اُس نے دنیا میں مجھے خوب ساز و سامان دیا ہے۔ وہ آخرت میں بھی مجھے اِسی طرح سے نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے اِس تصور کی نفی کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا اُس کے پاس غیب کا علم ہے جس کی بنیاد پر وہ آخرت کی نعمتوں کی توقع کر رہا ہے۔ اللہ کی رضا کا تعلق تقویٰ سے ہے نہ کہ مال و اسباب کی کثرت سے۔

آیات ۳۶ تا ۴۲

انسان کا عمل اُس کے کام آئے گا

اللہ نے ایک اہم حقیقت سے ہر دور میں انسان کو آگاہ فرمایا۔ اِس حقیقت کا ذکر حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں میں بھی تھا اور حضرت موسیٰؑ کو عطا کی جانے والی تورات میں بھی۔ وہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کے گناہوں کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ ہر انسان کو اپنے اعمال کا بدلہ مل کر رہے گا۔ عنقریب تمام انسانوں کے اعمال اللہ کی عدالت میں پیش ہوں گے اور

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اُس کی اچھی یا بری کوشش کا پورا پورا بدلہ چکا دے گا۔ اللہ ہمیں روزِ قیامت کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۳ تا ۴۹

متضاد احوال ...... اللہ کی قدرت کے مظاہر

اِن آیات میں حسبِ ذیل متضاد احوال کا ذکر ہے جو اللہ کی قدرت کے مظاہر ہیں :

i- خوشی یا غم کی کیفیات اللہ ہی پیدا کرتا ہے۔

ii- زندگی اور موت اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

iii- نطفہ کو مذکر یا مؤنث اللہ ہی بناتا ہے۔

iv- خوشحالی یا تنگدستی اللہ ہی دیتا ہے۔

v- شعریٰ نامی ستارے کا رب بھی اللہ ہے جسے گمراہ لوگ احوالِ عالم میں تبدیلی پیدا کرنے والا سمجھتے ہیں۔

آیات ۵۰ تا ۵۵

قوموں کی ہلاکت ...... اللہ کے جلال کے مظاہر

یہ آیات اللہ کے غیظ و غضب اور جلال کے مظاہر بیان کر رہی ہیں۔ اللہ نے قومِ عاد کو ہلاک کیا۔ ثمود کو ایسے تباہ کیا کہ نام ونشان نہ چھوڑا۔ قومِ نوحؑ کو جو ظلم و سرکشی کی آخری حد کو پہنچ رہی تھی ملیا میٹ کر دیا۔ قومِ لوطؑ کی بستیوں کو الٹ کر پٹخ دیا اور اُن پر پتھروں کی بارش برسا دی۔ انسان ذرا غور کرے کہ وہ اللہ کی کن کن قدرتوں کو جھٹلائے گا؟

آیات ۵۶ تا ۶۲

گناہوں سے باز آجاؤ!

اِن آیات میں مشرکینِ مکہ سے کہا گیا کہ نبی اکرم ﷺ سابقہ انبیاءؑ کی طرح تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرا رہے ہیں۔ قیامت قریب آچکی ہے۔ اللہ ہی اُسے اچانک ظاہر کرے گا۔ قیامت کی خبر پر تم اظہارِ تعجب کر رہے ہو۔ اُس کو مذاق سمجھ کر ہنستے ہو حالانکہ تمہیں خوف سے

رونا چاہیے۔تمہاری خیر اسی میں ہے کہ اللہ کے سامنے جھک جاؤ اور پوری زندگی میں اُس کے احکامات پرعمل کر کے قیامت کی تیاری کرو۔

سورۂ قمر

اللہ کے غیظ وغضب کا پُر جلال مظہر

اِس سورۂ مبارکہ میں سرکش اور باغی اقوام پر اللہ کے عذاب کا ذکر بڑے جلالی اسلوب میں بیان کیا گیا ہے

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۸ — مشرکینِ مکہ پر اللہ کا غیظ وغضب
- آیات ۹ تا ۴۲ — سابقہ اقوام پر اللہ کا عذاب
- آیات ۴۳ تا ۴۸ — مشرکینِ مکہ پر اللہ کا غیظ وغضب
- آیات ۴۹ تا ۵۵ — تقدیر کا بیان

آیات ۱ تا ۵

مشرکینِ مکہ کی ہٹ دھرمی

قیامت کی تباہی اب قریب آ چکی ہے لیکن مشرکینِ مکہ اس کی تیاری سے غافل ہیں۔ اُنہوں نے اپنے سامنے نبی اکرم ﷺ کے ایک اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے ہوتا دیکھا ہے لیکن پھر بھی اُن کی رسالت پر ایمان لانے کو تیار نہیں ہیں۔ اِس معجزہ کو جادو قرار دے رہے ہیں اور حق قبول کرنے کے بجائے اُسے جھٹلا کر خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں۔ سابقہ قوموں کے حالات اور اُن کی تباہی کی خبروں کے ذریعہ اُنہیں عذاب کی دھمکیاں دی جا چکی ہیں۔ اللہ نے تو انتہائی پرحکمت مضامین سے اُن پر حجت پوری کر دی ہے لیکن افسوس ہے کہ وہ مسلسل ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اللہ ایسی روش سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۶ تا ۸

روزِ قیامت کافروں کی بری حالت

روزِ قیامت ایک فرشتہ کافروں کو انتہائی ناگوار انجام کا سامنا کرنے کے لیے پکارے گا۔ وہ قبروں سے نکلیں گے اور پکارنے والے کی طرف اِس طرح دوڑیں گے جیسے فضا میں بکھری ہوئی ٹڈیاں ہوتی ہیں۔ اُن کی آنکھیں شرم کے مارے جھکی ہوئی ہوں گی اور اور وہ فریاد کریں گے کہ ہائے! آج کا دن تو بڑی مشکلات کا دن ہے۔

آیات ۹ تا ۱۶

قومِ نوحؑ کا برا انجام

حضرت نوحؑ کی قوم نے اُن کی دعوت کو نہ صرف جھٹلایا بلکہ اُن کی توہین کی۔ جب یہ قوم سرکشی میں حد سے تجاوز کرنے لگی تو حضرت نوحؑ نے اللہ سے التجا کی کہ میں مغلوب ہوا چاہتا ہوں اے اللہ تو اُن سے بدلہ لے۔ اللہ نے آسمان سے خوب پانی برسایا اور زمین سے بھی پانی کے کئی چشمے ابلنے لگے۔ پانی کی کثرت ایک زبردست طوفان لے آئی جس میں سرکش قوم غرق ہو کر برباد ہوئی۔ اہلِ ایمان کو ایک کشتی کے ذریعہ محفوظ رکھا گیا۔ اور قومِ نوحؑ کی بربادی کو رہتی دنیا تک کے لیے عبرت بنا دیا گیا۔ غور تو کرو کہ اللہ کے ڈرانے کا کیا نتیجہ نکلا اور سرکش قوم پر کیسا عذاب آیا؟ عقلمند ہیں وہ لوگ جو اِس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔

آیت ۱۷

قرآن سمجھنے کے لیے آسان کر دیا گیا ہے

اِس سورۂ مبارکہ میں چار مرتبہ یہ مضمون بیان گیا گیا کہ ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو اِس سے نصیحت حاصل کرے۔ قرآنِ حکیم کے حوالے سے یہ بات درست نہیں کہ یہ ایک مشکل کتاب ہے جسے صرف علماء کرام ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اللہ نے اِس قرآن کے ذریعہ ایسے لوگوں کو ہدایت دی جن کے بارے میں خود قرآن کا تبصرہ ہے وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. (وہ لوگ اِس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ آلِ عمران:۱۶۴)۔ قرآن ھدًی

للنــاس یعنی تمام لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔قرآن بڑے سادہ اور عام فہم اسلوب میں ایک انسان کو آگاہ کررہا ہے کہ اُسے اللہ کی رضا اور آخرت کی فلاح کے حصول کے لیے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ البتہ قرآن کی تفسیر کرنے یا اُس سے احکامات اخذ کرنے کے لیے چند بنیادی علوم سیکھنا ضروری ہیں اور یہ سعادت علماءِ کرام ہی حاصل کرسکتے ہیں۔

آیات ۱۸ تا ۲۲

قومِ عاد کی بربادی

قومِ عاد نے حضرت ہودؑ کی دعوت کا انکار کیا۔ اللہ نے اُن پر نحوست والے دنوں میں ایک تیز ہوا چھوڑ دی۔ اُس ہوا نے سامنے آنے والی ہر شے کو اٹھا کر پٹخ دیا۔ غور کرو کہ اللہ کا خبردار کرنا اور پھر عذاب دینا کیسا رہا؟ بلاشبہ قرآن انسان کو حقائق سے آگاہی دینے کے لیے آسان کردیا گیا ہے۔ اب کوئی ہے جو حقائق جان کر اپنے کردار کی اصلاح کرے؟

آیات ۲۳ تا ۳۲

قومِ ثمود کی تباہی

قومِ ثمود نے حضرت صالحؑ کی شان میں گستاخی کی اور تکبر سے اُن کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔ اللہ نے اُن کی آزمائش کے لئے ایک اونٹنی پہاڑ سے برآمد کی۔ حضرت صالحؑ نے قوم کو آگاہ کیا کہ یہ اللہ کی اونٹنی ہے کیونکہ یہ اُس کی قدرتِ خاص سے معجزانہ طور پر پیدا ہوئی ہے۔ تمہیں اِس اونٹنی کو کھانے اور پینے کے لیے خاص رعایت دینی ہے اور اِسے بری نیت سے ہاتھ نہ لگانا۔ اُس بدنصیب قوم کے ایک بدبخت فرد نے اونٹنی کو ہلاک کردیا۔ اللہ نے زلزلہ سے اُس قوم کو تباہ و برباد کردیا۔ بلاشبہ قرآن سبق آموزی اور حصولِ ہدایت کے لیے مضامین کو آسان اسلوب میں بیان کررہا ہے۔ کوئی ہے سعادت مند جو اِس قرآن سے نصیحت حاصل کرے؟

آیات ۳۳ تا ۴۰

قومِ لوطؑ پر بدترین عذاب

قومِ لوطؑ ہم جنس پرستی کے مکروہ جرم میں مبتلا تھی۔ حضرت لوطؑ نے اُنہیں اِس جرم سے باز رہنے اور

اِس جرم کی بدترین سزا سے خبردار کیا۔قوم نے حضرت لوطؑ کی دعوت کو جھٹلا دیا۔اللہ نے اُن پر عذاب کے نزول کے لیے فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی صورت میں بھیجا۔بد بخت قوم نے اُن لڑکوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کی کوشش کی۔عذاب کی پہلی قسط کے طور پر قوم کو اندھا کر دیا گیا۔اِس کے بعد ایک زلزلہ کے ذریعہ اُن کی بستیوں کو اٹھا کر پلٹ دیا گیا۔پھر اُن پر تیز ہواؤں کے ذریعہ کنکریوں کی بارش برسائی گئی۔قرآن دو اور دو چار کی طرح بالکل سادہ اسلوب میں برائی کی راہ سے بچنے اور نیکی کی راہ اختیار کرنے کی ہدایت دے رہا ہے۔کوئی ہے جو قرآن سے ہدایت حاصل کرے؟

آیات ۴۱ تا ۴۲

آلِ فرعون کی بدبختی

اللہ نے آلِ فرعون کو اُن کے جرائم سے روکنے اور جرائم کے برے انجام سے خبردار کرنے کے لیے رسول بھیجے۔رسول واضح نشانیوں اور دلائل کے ساتھ آئے لیکن اُن بدبختوں نے تمام نشانیوں اور دلائل کو جھٹلا دیا۔اللہ نے شدید عذاب کے ذریعہ اُس قوم کی زبردست پکڑ کی اور اُنہیں نیست و نابود کر دیا۔

آیات ۴۳ تا ۴۸

کیا مشرکینِ مکہ پر عذاب نہیں آئے گا؟

اللہ کی کسی قوم سے دشمنی نہیں۔جو قوم اللہ کی نافرمانی کرے گی،اپنے کیے کا وبال پا کر رہے گی۔کیا مشرکینِ مکہ کے لیے اللہ کا یہ دستور حرکت میں نہیں آئے گا؟ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ایسی مضبوط جمعیت ہیں جو دشمنوں سے بدلہ لے سکتی ہے۔عنقریب یہ مضبوط جمعیت ہزیمت سے دوچار ہوگی۔پھر آخرت کے زیادہ سخت اور بھیانک عذاب کا سامنا کرے گی۔اُنہیں منہ کے بل جہنم کی آگ میں گھسیٹا جائے گا اور کہا جائے گا کہ چکھو اپنی سرکشی کا مزہ۔

آیات ۴۹ تا ۵۵

تقدیر میں سب کچھ لکھا جا چکا ہے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ نے جس شے کو بھی تخلیق کیا ہے اُس کی تقدیر طے کر دی ہے۔

اللہ کے طے شدہ فیصلے کو واقع ہونے میں بس اتنی دیر لگتی ہے جیسے نظر کا ایک طرف سے دوسری طرف پھر جانا۔ اللہ نے ماضی میں کئی سرکش قوموں کو اچانک ہلاکت سے دوچار کیا۔ کیا مشرکینِ مکہ اُن کے انجام سے عبرت حاصل کریں گے؟ پھر اُن سرکش قوموں کا ایک ایک جرم لکھا ہوا ہے اور اُنہیں روزِ قیامت اُس کی سزا مل کر رہے گی۔ کائنات کی ہر چھوٹی یا بڑی شے کا اندراج کتاب تقدیر میں موجود ہے۔ متقیوں کو بشارت ہو کہ وہ اپنی پرہیز گاری کا انعام پائیں گے۔ اُنہیں بادشاہِ حقیقی یعنی اللہ کی قربت میں ایک ایسا مقام دیا جائے گا جہاں کثرت سے باغات اور نہریں ہوں گی۔ اللہ یہ انعام ہم سب کو بھی عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ رحمان

قرآنِ حکیم کی زینت

سورۃ الرحمٰن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَّعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ (بیہقی)

''ہر شے کی ایک زینت ہوتی ہے اور سورۃ الرحمٰن قرآنِ حکیم کی زینت ہے''۔

جس طرح دلہن کو سجایا اور سنوارا جاتا ہے، اسی طرح سے اللہ نے سورۃ الرحمان کو بھی بڑے خوبصورت الفاظ اور اسلوب کے ساتھ سنوارا اور سجایا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۴ — عظمتِ قرآن
- آیات ۵ تا ۳۶ — اللہ کی قدرت کے مظاہر
- آیات ۳۷ تا ۴۵ — اہلِ جہنم پر عذاب
- آیات ۴۶ تا ۷۸ — اہلِ جنت پر انعامات

آیات ۱ تا ۴

عظمتِ قرآن حکیم

اِن آیات میں چار چوٹی کی چیزوں کا ذکر ہے۔ صفاتِ باری تعالیٰ میں سے چوٹی کی صفت

ہے الرحمان یعنی وہ ہستی جس کی رحمت میں جوش ہے۔ ہم سب اللہ کی اِس شان کے محتاج ہیں۔ پھر سب سے زیادہ چوٹی کا علم جو اللہ نے سکھایا وہ ہے علمِ قرآن۔ مخلوقات میں سب سے چوٹی کی مخلوق ہے انسان۔ انسان کی صلاحیتوں میں سب سے اعلیٰ صفت ہے صفتِ بیان۔ اِن چار چوٹی کی چیزوں کے بیان کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اعلیٰ شے کا استعمال بھی اعلیٰ درجہ پر ہونا چاہیے۔ لہٰذا انسان کے لیے اللہ کی شانِ رحمت میں سے وافر حصہ لینے کا ذریعہ یہ ہے کہ وہ صفت بیان کو قرآن حکیم کے سیکھنے اور سکھانے کے لیے استعمال کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے اِسی حقیقت کو یوں واضح فرمایا:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ (بخاری)

’’تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں‘‘۔

آیات ۵ تا ۹

پوری کائنات میں عدل ہے، تم بھی عدل کرو

اللہ نے سورج اور چاند کی حرکت بڑے توازن کے ساتھ اُن کے خاص مدار میں طے کر دی ہے۔ ستارے اور درخت اللہ کے مقرر کردہ ضابطے کے مطابق کام کرتے ہیں۔ آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور اِس میں موجود تمام مخلوقات ایک زبردست توازن کے ساتھ حرکت کر رہی ہیں۔

لو سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اِس کار گہہ شیشہ گری کا

کائنات میں قائم کیا گیا توازن اور عدل ہمیں اِس بات کا پیغام دے رہا ہے کہ ہم بھی اپنے جملہ معاملات میں عدل اور توازن کا پہلو قائم رکھیں اور عدم توازن یا انتہا پسندی سے اجتناب کریں۔

آیات ۱۰ تا ۱۲

زمین پر اللہ کی نعمتیں

اللہ نے زمین پر ایسے اسباب اور وسائل پیدا فرمائے جو اِس پر بسنے والی تمام مخلوقات کے لیے زندگی اور تسکین کا ذریعہ ہیں۔ خاص طور پر زمین سے میوے اور کھجوریں پیدا ہوتی ہیں جو نہ صرف لذیذ

ہیں بلکہ انسانوں کو تقویت پہنچانے والی نعمتیں ہیں۔ پھر زمین ہی سے اناج کی وہ فصلیں پیدا ہوتی ہیں جس میں چارہ بھی ہے اور خوشبودار پھول بھی ۔ اناج انسان استعمال کرتے ہیں، چارہ جانور کھاتے ہیں اور خوشبودار پھول انسان کی حسِ بصارت وشامہ کے لیے باعثِ تسکین ہیں۔

آیت ۱۳

تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

یہ آیۂ مبارکہ اِس سورۃ میں ۳۱ بار آئی ہے۔ اِس آیت میں انسانوں اور جنات دونوں کو مخاطب کر کے پوچھا گیا کہ تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت اور قدرت کو جھٹلاؤ گے۔ ایک حدیث کے مطابق اس آیۂ مبارکہ کا جواب دینا چاہیے کہ :

لَا بِشَیْ ءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ (ترمذی)

''اے ہمارے رب! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے۔ سب حمد وثنا تیرے ہی لیے ہے''۔

آیات ۱۴ تا ۲۵

قدرتِ باری تعالیٰ کے مظاہر

اِن آیات میں قدرتِ باری تعالیٰ کے حسبِ ذیل مظاہر بیان ہوئے ہیں:

i- اللہ نے انسانی وجود کو ایسے گارے سے پیدا کیا جو سوکھ کر کھنک رہا تھا۔

ii- اللہ نے جنات کو آگ کے شعلہ کی لپک سے وجود بخشا۔

iii - اللہ دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا پروردگار ہے۔ انسان کے لیے ہر روز دو مشرقیں اور دو مغربیں وجود میں آتی ہیں۔ صبح کے وقت جو اُس کی مشرق (سورج طلوع ہونے کی جگہ) ہے وہ کسی اور کے لیے مغرب (سورج غروب ہونے کا مقام) ہے۔ اِسی طرح شام کے وقت اُس کی مغرب کسی اور کے لیے مشرق ہے۔ انسان زمین پر جس طویل ترین فاصلے کا تصور کر سکتا ہے وہ مشرق اور مغرب کے درمیان کا فاصلہ ہے۔ گویا اللہ اِس طویل ترین خطۂ زمین کا مالک و پروردگار ہے۔

iv- اللہ نے دو دریا بہا دیئے ہیں۔ ایک کا ذائقہ میٹھا اور خوشگوار جبکہ دوسرے کا ذائقہ نمکین

اور کڑوا ہے۔ دونوں دریا ایک ساتھ بہنے کے باوجود باہم ملتے نہیں۔ اُن کے درمیان نظر نہ آنے والا پردہ ہے جو اُنہیں باہم آمیزش سے روکتا ہے۔

v- اللہ انسان کے لیے سمندروں سے کیسے کیسے موتی اور مونگے برآمد فرماتا ہے جو قیمتی بھی ہیں اور انتہائی حسین ودلکش بھی۔

vi- اللہ نے انسان کو پانی میں چلانے کے لیے ایسے بڑے بڑے جہاز بنانے کی صلاحیت دی جو پہاڑوں کی مانند دیوہیکل ہیں۔

اللہ کی نعمتیں وقدرتیں ایسی ہیں کہ اُن کا شمار ناممکن ہے۔ انسان اور جنات اللہ کی کس کس قدرت کو جھٹلائیں گے؟

آیات ۲۶ تا ۲۸

دنیا کی رعنائیوں کا انجام

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ قدرت کے مظاہر نے دنیا میں بڑا حسن اور رعنائیاں پیدا کر دی ہیں۔ البتہ یہ سارا حسن اور رعنائی عارضی ہے۔ عنقریب زمین پر موجود ہر شے فنا ہو جائے گی۔ ہاں صرف اور صرف اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کا رخِ انور اپنی پوری آب وتاب اور جمال وجلال کے ساتھ ہمیشہ باقی رہے گا۔ بقول شاعر ؎

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ جُزْوَجْھِہٖ اُوْ
گرنہیں در وَجْـــــــہِ اُوْ ہستی مجو

''ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے اللہ کے رخِ انور کے۔ اگر تمہارا رخ اُس کی طرف نہیں تو تمہاری زندگی بھی نہ ہونے کے مساوی ہے''۔

آیات ۲۹ تا ۳۰

ہر شے اللہ کے در کی فقیر ہے

کائنات کی ہر شے اللہ کے در کی فقیر اور اپنی ضروریات کے لیے اُس کے سامنے سوالی ہے۔ اِس کے برعکس اللہ غنی ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں اور ہر روز اپنی قدرت کا کوئی نیا ظہور سامنے لا رہا

ہے۔ اللہ ہمیں اپنی عظمت ورفعت کو تسلیم اور اپنی عاجزی و درماندگی کا اعتراف کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

آیات ۳۱ تا ۳۶

انسانوں اور جنات کی بے بسی

اللہ نے انسانوں اور جنات کو عمل کا اختیار دیا ہے۔ پوری کائنات اللہ کی فرمانبرداری کرتی ہے جبکہ اِن دونوں مخلوقات کی اکثریت اختیار کا غلط استعمال کر کے نافرمانی کرتی ہے۔ ایسے نافرمان، کائنات سے ہم آہنگ نہ ہونے کی وجہ سے کائنات پر بوجھ ہیں۔ اِن نافرمانوں کو چیلنج دیا گیا کہ اگر وہ خود کو بڑا ہی بااختیار سمجھتے ہیں تو پھر آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نکل کر دکھائیں۔ جو ایسا کرنے کی کوشش کرے گا اُس پر آگ اور دھوئیں سے ملے ہوئے شعلے چھوڑ دیئے جائیں گے۔ وہ ہلاک ہو جائے گا لیکن نہ اپنا دفاع کر سکے گا اور نہ ہی بدلہ لے سکے گا۔

آیات ۳۷ تا ۴۵

روزِ قیامت مجرموں کا انجام

روزِ قیامت آسمان پھٹ جائے گا اور اُس کی رنگت تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہوگی۔ اُس روز مجرموں کے چہرے بگڑے ہوئے ہوں گے اور اُن سے گناہوں کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔ اُن بدنصیبوں کو سر کے بالوں اور ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا اور جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ جہنم میں وہ کھولتے ہوئے پانی سے گھبرائیں گے تو دہکتی ہوئی آگ کی طرف بھاگیں گے۔ اُس سے جب تنگ ہوں گے تو کھولتے ہوئے پانی کی طرف لوٹیں گے۔ اُن کی یہی گردش جاری رہے گی۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ...... اے اللہ ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیات ۴۶ تا ۶۱

اصحابُ الیمین کی جنت

ان آیات میں ایسے انسانوں اور جنات کو علیحدہ علیحدہ جنتوں کی خوشخبری دی گئی جو اللہ کے سامنے

حاضری کے احساس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اُن کے لیے ایسی جنت ہوگی جس میں:

i- درختوں کی گھنی شاخیں ہوں گی۔

ii- چشمے بہہ رہے ہوں گے۔

iii- ہر طرح کے میووں کی کثرت ہوگی۔

iv- ایسے بچھونوں پر ٹیک لگا کر بیٹھنے کی مسندیں ہوں گی جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔

v- ان کی بیویاں یاقوت اور مرجان کی طرح حسین ہوں گی اور شرم وحیا کی ایسی پیکر ہوں گی کہ ہر وقت نظریں جھکا کر رکھیں گی۔

بلاشبہ جس نے دنیا میں بھلائیاں کیں ہیں اُس کا بدلہ بھلا ہی ہوگا۔

آیات ۶۲ تا ۶۷

مقربین کی جنت

وہ خوش نصیب انسان اور جن جو اللہ کے مقربین میں شمار ہوں گے اُن کے لیے علیحدہ علیحدہ ایسی جنتیں ہوں گی جن میں:

i- درختوں کے پتے گہرے سبز رنگ کے ہوں گے۔

ii- چشمے پھوٹ رہے ہوں گے۔

iii- کثرت سے میوے، کھجوریں اور انار ہوں گے۔

iv- اُن کی بیویاں نیک سیرت حوریں ہوں گی جو خیموں میں مکین ہوں گی تا کہ پردے اور شرم وحیا کی اقدار ملحوظ رہیں۔

v- اُن کے لیے ٹیک لگا کر بیٹھنے کے لیے سبز رنگ کی دلکش مسندیں اور نفیس بچھونے ہوں گے۔

اللہ ہم سب کو مقربین میں شامل فرمائے۔ آمین۔

سورۂ مبارکہ کے آخر میں اعلان کیا گیا کہ بہت ہی بابرکت ہے اُس رب کریم کا نام جو بڑی عظمت کا حامل اور کرم کرنے والا ہے۔

سورۂ واقعہ

آخرت میں انسانوں کے احوال کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں انسانوں کی تین گروہوں میں تقسیم اور روزِ قیامت ہر گروہ کے احوال کا تفصیلی بیان وارد ہوا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ا تا ۱۰ قیامت کا نقشہ
- آیات ۱۱ تا ۲۶ مقربین کی جنت
- آیات ۲۷ تا ۴۰ اصحابُ الیمین کی جنت
- آیات ۴۱ تا ۵۶ اہلِ جہنم کا برا انجام
- آیات ۵۷ تا ۷۴ اللہ کی قدرت کے مظاہر
- آیات ۷۵ تا ۸۲ عظمتِ قرآن
- آیات ۸۳ تا ۹۶ موت کی کیفیت

آیات ا تا ٦

قیامت کا منظر

قیامت کا واقعہ ہونا ایک یقینی حقیقت ہے۔ اُس روز کئی لوگ جو دنیا میں بڑے سمجھے جاتے تھے، اپنے جرائم کی پاداش میں ذلیل ہو کر پست ہو جائیں گے اور بہت سے لوگ جو دنیا میں نمایاں نہ تھے، اپنے اعلیٰ کردار کی وجہ سے بلند مقامات پر فائز ہوں گے۔ اُس روز زمین ایک زوردار زلزلے کی وجہ سے کانپے گی۔ پہاڑوں کو توڑ پھوڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور آخر کار وہ اڑتے ہوئے غبار کی طرح بکھر جائیں گے۔

آیات ۷ تا ۱۰

انسانوں کی تین گروہوں میں تقسیم

روزِ قیامت تمام انسان تین گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ وہ جواں مرد جنہوں نے

حق کا ساتھ دینے میں پہل کی اور مال و جان کی بازی لگا دی، سابقون کے گروہ میں شامل ہوں گے۔ ایسے سعادت مند جنہوں نے سابقون کی پیروی کرتے ہوئے دیوانہ وار حق کا ساتھ دیا اصحاب الیمین کے گروہ میں ہوں گے۔ وہ بدنصیب جنہوں نے حق کے مقابلہ میں دنیا اور خواہشاتِ نفس کو ترجیح دی وہ اصحاب الشمال کے گروہ میں شامل ہوں گے۔

آیات ۱۱ تا ۲۶

سابقون کی جنت

سابقون کو اللہ کی انتہائی قربت کا مقام حاصل ہوگا۔ اُن کی بڑی تعداد ہر امت کے پہلے طبقہ میں سے ہوگی البتہ چند آخری طبقہ میں سے بھی ہوں گے۔ وہ جنت میں ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے۔ خوبصورت لڑکے اُن کے سامنے پاکیزہ شراب کے جام پیش کریں گے۔ ایسی شراب جس میں نہ نشہ ہے اور نہ ہی پی کر بہکنے کا امکان۔ اُنہیں مرغوب میوے اور پرندوں کا گوشت فراہم کیا جائے گا۔ اُن کی بیویاں خوبصورت حوریں ہوں گی، اُن موتیوں کی مانند جنہیں چھپا کر رکھا جاتا ہے۔ وہ کوئی لایعنی بات نہیں سنیں گے بلکہ ہر طرف سے سلامتی اور سلامتی ہی کی پکار ہوگی۔ یہ بدلہ ہوگا اُن کے عمل اور دین کے لیے قربانیوں کا۔ اللہ ہمیں بھی ایسی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۷ تا ۴۰

اصحابُ الیمین کی جنت

اصحابُ الیمین کی جنت میں ایسے بیری کے درخت ہوں گے جن میں کانٹا نہ ہوگا۔ اُنہیں تہہ بہ تہہ کیلے پیش کیے جائیں گے۔ اُن کی جنت میں سائے دراز ہوں گے۔ بہتے ہوئے پانی کے چشمے ہوں گے۔ کثرت سے میوے ہوں گے جن کی فراہمی مسلسل جاری رہے گی۔ بیٹھنے اور آرام کرنے کے لیے اونچے اونچے بچھونے ہوں گے۔ اُن کی بیویاں منفرد حسن کی حامل ہوں گی۔ اُن کی ہم عمر اور پرکشش ہوں گی۔ ان کی بڑی تعداد امت کے پہلے طبقہ میں سے اور ایک بڑی تعداد امت کے آخری طبقہ میں سے بھی ہوگی۔

آیات ۴۱ تا ۵۶

اصحابُ الشمال کا برا انجام

اصحابُ الشمال کو جہنم میں تیز بھاپ اور ابلتے ہوئے پانی کا سامنا ہوگا۔ اُن پر دھوئیں کے سائے ہوں گے جن میں نہ ٹھنڈک ہوگی اور نہ ہی کوئی سکون ملے گا۔ یہ بدنصیب دنیا میں آسودہ حال تھے اور بڑے بڑے گناہ کرتے تھے۔ بڑے تکبر سے مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرتے تھے۔ اُن کو دنیا میں آگاہ کر دیا گیا تھا کہ تم اور تمہارے گمراہ باپ دادا سب مقررہ وقت پر زندہ کیے جائیں گے اور اُنہیں جہنم میں جمع کر دیا جائے گا۔ وہاں وہ زقوم کے درخت سے پیٹ بھریں گے اور پھر اُس پر کھولتے ہوئے پانی سے شدید پیاس کو ختم کرنے کی ناکام کوشش کریں گے۔ **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ**......اے اللہ ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیات ۵۷ تا ۶۲

رحمِ مادر میں انسانوں کی تخلیق کون کرتا ہے؟

شوہر بیوی کے ساتھ تعلق کی لذت لے کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اب رحمِ مادر میں بچے کو کون تخلیق کرتا ہے؟ یہ کاری گری اور تخلیق صرف اور صرف اللہ ہی کی قدرت کا شاہکار ہے۔ وہ اللہ اِس پر بھی قادر ہے کہ انسان کو موت دے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کر دے۔ پہلی تخلیق انسان دیکھ رہا ہے۔ اُسے چاہیے کہ کہ دوسری تخلیق کی بھی تصدیق کر دے۔ اِسی میں انسان کی خیر ہے۔

آیات ۶۳ تا ۶۷

بیج سے فصل کون اگاتا ہے؟

انسان تو زمین میں صرف بیج ڈالتا ہے۔ اُس بیج کو پھاڑ کر اُس میں سے فصل کون پیدا کرتا ہے؟ بلاشبہ یہ اللہ ہی کی شانِ خلاقیت اور ربوبیت ہے۔ بقول اقبال ؎

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون؟
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب؟
کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب؟
خاک یہ کس کی ہے؟ کس کا ہے یہ نورِ آفتاب؟

کون لایا کھینچ کر پچھّم سے بادِ سازگار؟
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب؟

جو اللہ فصلیں اگاتا ہے، وہ اِس پر بھی قادر ہے کہ کسی آفت کے ذریعہ اِن فصلوں کو تباہ کر دے۔ پھر تم شکوہ کرنے لگو کہ ہمارا سرمایہ ڈوب گیا اور ہم محروم ہو گئے۔

آیات ۶۸ تا ۷۰

بارش کون نازل کرتا ہے؟

پانی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ کون اِسے بارش کے ذریعہ برساتا ہے؟ بلاشبہ یہ احسان عظیم اللہ ہی کا ہے۔ ڈرتے رہنا چاہیے کہ ہماری نافرمانیوں اور ناشکری کی وجہ سے کہیں اللہ اِس پانی کی مٹھاس کو ختم نہ کر دے اور اسے کھارا بنا کر پینے کے قابل نہ رہنے دے۔ ہمیں اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

آیات ۷۱ تا ۷۴

آگ، اللہ کی قدرت کی نشانی

آگ اللہ کی ایک نعمت بھی ہے اور بہت بڑی نشانی بھی۔ آگ سے ہم روشنی اور حرارت حاصل کرتے ہیں اور اپنے لیے غذا اور کئی استعمال کی اشیاء بناتے ہیں۔ مزید یہ کہ اِس کی شدت جہنم کے عذاب کا کسی درجہ میں اندازہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

اللہ کی قدرتیں اور نعمتیں بے شمار ہیں۔ اللہ ہمیں اپنی تسبیح و تحمید اور ہر وقت اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۷۵ تا ۷۶

عظمتِ قرآن کے لیے عظیم گواہی

اِن آیات میں ستاروں کے ڈوبنے کی جگہ اور وقت کی قسم کھا کر قرآنِ کریم کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ اللہ نے بے شمار ستارے بنائے، اُن کی گردش کا ایک مربوط اور منظّم نظام بنایا اور پھر اُن کے غروب ہونے یا غائب ہونے کا ایک ضابطہ بنایا۔ بلاشبہ یہ ایک بہت بڑی قدرت ہے

جسے عظمتِ قرآن کے لیے گواہ کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ جدید مفسرین نے اِس سے مراد **Black Holes** لیے ہیں۔ بڑی بڑی کہکشائیں ڈوب کر یعنی سمٹ کر ایک سیاہ نقطہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور قریب آنے والی ہر شے کو جذب کر لیتی ہیں۔ بلاشبہ اللہ کی یہ عظیم قدرت قرآنِ کریم کی عظمت کے لیے ایک دلیل ہے۔

آیات ۷۷ تا ۸۲

عظمتِ قرآنِ کریم

قرآنِ کریم ایک ایسی کتاب ہے جو اللہ کے کرم کا بہت بڑا مظہر ہے۔ اصل میں یہ لوحِ محفوظ میں ہے یعنی ایک ایسا مقام جو انسانوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔ اِس قرآن کو لکھنے اور چھونے والے اللہ کے بڑے پاکیزہ فرشتے ہیں۔ اُسی قرآن کو اللہ نے زبانِ عربی میں نازل کیا ہے تاکہ ہم اُسے سمجھ سکیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ اِس عظیم کتاب کے حقوق کی ادائیگی میں اکثر انسان سستی کرتے ہیں۔ اکثر اُس کی قولی یا عملی تکذیب کا جرم کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں اِس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ قرآنِ کریم سے محبت کرنے اور اِس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۸۳ تا ۸۷

موت کا منظر

جب ایک انسان پر موت کا وقت آتا ہے تو اُس کی جان حلق کے قریب آکر پھنس جاتی ہے۔ مرنے والا تڑپ رہا ہوتا ہے اور عزیز و اقارب قریب کھڑے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ اُن سے بھی زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتا ہے۔ اب ذرا غور کریں کہ اگر ہم بڑے ہی بااختیار ہیں تو مرنے والے کی جان کو اُس کے جسم میں دوبارہ لوٹا دیا کریں۔ لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ہم مجبور ہیں اور ہماری زندگی اور موت کا کل اختیار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

آیات ۸۸ تا ۹۱

نیک لوگوں کی موت

جب موت کا عالم مقربین پر آتا ہے تو فرشتے خوشبوؤں کے ساتھ جان نکالنے آتے ہیں اور

اُنہیں نعمتوں والی جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ اگر مرنے والا اصحاب الیمین میں سے ہوتا ہے تو فرشتے اُسے سلامتی کی خوشخبری سناتے ہیں۔ اللہ ہم پر بھی موت کی سختیاں آسان فرمائے اور راحت کے ساتھ اِس مرحلہ سے گزرنے کی کیفیت عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹۲ تا ۹۶

برے لوگوں کی موت

جب جانکنی کا وقت حق کو جھٹلانے والوں اور گمراہوں پر آتا ہے تو اُنہیں جہنم میں جانے کی وعید سنائی جاتی ہے۔ اُن کی قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بن جاتی ہے۔ پھر اُنہوں نے ایسی جہنم میں جانا ہے جہاں اُن کے لیے کھولتا ہوا پانی اور دہکتی ہوئی آگ ہوگی۔ یہ ساری خبریں بالکل سچی اور یقینی ہیں۔ بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ نے ہمیں پہلے ہی اِن شدید خطرات سے آگاہ کر دیا ہے۔ پس ہمیں ہر وقت اللہ کی تسبیح اور حمد کرتے رہنا چاہیے۔

سورۂ حدید

دینی تقاضوں کا جامع بیان

اس سورۂ مبارکہ میں ایک مسلمان پر عائد شدہ دینی تقاضوں کا بیان بڑی جامعیت کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۶ — ذات وصفات باری تعالیٰ
- آیات ۷ تا ۱۱ — دینِ اسلام کے تقاضے
- آیات ۱۲ تا ۱۵ — دین کے تقاضے اور انجامِ آخرت
- آیات ۱۶ تا ۱۹ — قربِ الٰہی کے حصول کا راستہ
- آیات ۲۰ تا ۲۴ — حیاتِ دنیا اور اِس کے حوادث
- آیت ۲۵ — قیامِ نظامِ عدل ...... تمام رسولوں کا مشن
- آیات ۲۶ تا ۲۹ — رہبانیت ...... دین کے تقاضوں سے فرار کی راہ

آیات ۱ تا ۲

کائنات اللہ کی فرمانبردار ہے

کائنات کی ہر شے ہر وقت اللہ کی تسبیح کرتی رہتی ہے۔ ہر شے پر اللہ ہی کی حکومت اور اختیار ہے۔ ہر جاندار کی زندگی اور موت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جو چاہے سو کرتا ہے۔ زبردست قوت والا ہے لیکن اُس کے ہر فیصلہ میں حکمت ہوتی ہے۔

آیت ۳

کائنات میں اللہ ہی اللہ ہے

کائنات کا اوّل بھی اللہ اور آخر بھی اللہ ہے۔ اللہ کائنات میں ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی ہے۔ بظاہر یہ صفات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ الاوّل ضد ہے الآخر کی اور الظاہر ضد ہے الباطن کی۔ اِس آیت میں بیان کیا گیا کہ اللہ بیک وقت اِن متضاد صفات کا حامل ہے۔ اِسی لیے یہ آیت فہمِ قرآن کے اعتبار سے مشکلات القرآن میں سے ہے۔ البتہ نبی اکرم ﷺ نے اِس آیت کے فہم کو اپنی ایک مناجات میں اِن الفاظ کے ذریعہ آسان فرما دیا :

اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ (مسلم)

”اے اللہ! تو وہ پہلا ہے کہ تجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا، تو وہ آخر ہے کہ جس کے بعد کچھ نہیں، تو وہ ظاہر اور غالب ہے کہ جس کے اوپر کچھ نہیں اور تو وہ مخفی ہے کہ تجھ سے پرے اور تجھ سے زیادہ مخفی اور کوئی نہیں“۔

آیات ۴ تا ۶

اللہ کا کائنات سے تعلق

اللہ ہی اِس کائنات کا خالق ہے اور وہی کائنات کا پورا نظام چلا رہا ہے۔ زمین میں داخل ہونے والی ہر شے اور اُس سے نکلنے والی ہر شے اللہ کے علم میں ہوتی ہے۔ اِسی طرح آسمان پر چڑھنے والی ہر شے اور آسمان سے نازل ہونے والی ہر شے کو بھی اللہ جانتا ہے۔ ہم جہاں کہیں ہوتے ہیں اللہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ ہمارے ہر عمل کو ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ کائنات کی ہر شے پر

اللہ ہی کی حکومت ہے۔ رات اور دن کا نظام خود بخود نہیں چل رہا بلکہ اُسے اللہ چلا رہا ہے۔ دنیا میں انجام دیے جانے والے تمام اعمال فیصلہ کے لیے اُس کی عدالت میں پیش کیے جائیں گے۔ اللہ روزِ قیامت حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا کیونکہ وہ اعمال کے پیچھے کارفرما نیتوں سے بھی واقف ہے۔ اے اللہ! روزِ قیامت ہمیں ناکامی اور رسوائی سے محفوظ فرما۔ آمین!

سورہ ٔ حدید کی ابتدائی چھ آیات میں یہ حقیقت دو بار بیان کی گئی کہ کائنات کا بادشاہ اللہ ہی ہے۔ اِس حقیقت پر زور دینے کی وجہ یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت اللہ کو خالق اور رازق مانتی ہے لیکن بادشاہ مان کر اُس کے احکامات نافذ کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

آیت ۷

دینِ اسلام کے دو تقاضے ...... ایمان اور انفاق

اِس آیہ ٔ مبارکہ میں مسلمانوں کو دین کے دو تقاضے ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ پہلا تقاضا یہ ہے کہ ایمانِ حقیقی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ ایسا ایمان جو تمہارے کردار میں نظر آئے اور تمہارا حال بن جائے۔ دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں دنیا میں جس شے پر عارضی اختیار عطا کر رکھا ہے اُسے اللہ کی راہ میں لگاؤ۔ جان، مال، اولاد، گھر غرض ہر شے کو اللہ کی خوشنودی اور اُس کے دین کی خدمت میں صرف کر دو۔ خوشخبری دی گئی کہ جو لوگ اِن دونوں تقاضوں کو ادا کریں گے اُن کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

آیات ۸ تا ۹

تم دل سے ایمان کیوں نہیں لاتے؟

یہ آیات مسلمانوں کو جھنجھوڑ رہی ہیں کہ تم اللہ پر دل سے ایمان کیوں نہیں لاتے؟ تمہارے ایمان کی جھلک تمہارے سیرت و کردار میں نظر کیوں نہیں آتی؟ اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں کسی غیر نہیں ایسی ہستی پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے جو تمہارا رب اور محسنِ حقیقی ہے۔ کلمہ پڑھ کر تم اُس سے عہد کر چکے ہو کہ تمہارا مال اور تمہاری جان اب اللہ کے حوالے ہے۔ تم اِن دونوں کو اب اللہ کی راہ میں لگا دو گے، کھپا دو گے۔ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہارے دل میں ایمان پیدا کرنے کے لیے اپنی واضح آیات نازل کر دی ہیں۔ اِن آیات پر غور فکر

تمہارے دل پر سے تاریکی کے پردے ہٹا دے گا اور اُسے ایمان کے نور سے منور کردے گا، بقول مولانا ظفر علی خان ؎

ایمان نہیں وہ جنس جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

آیت ۱۰

تم اللہ کی راہ میں خرچ کیوں نہیں کرتے؟

اِس آیۂ مبارکہ میں جھنجھوڑا گیا کہ تم اللہ کی راہ میں مال کیوں نہیں خرچ کرتے؟ اگر مال جمع کر کے ڈھیر لگاتے رہو گے تو یہیں چھوڑ جاؤ گے۔ بہتر ہے کہ اِسے اللہ کی راہ میں لگا کر توشۂ آخرت بنالو۔ مال کا اصل مالک اور وارث اللہ ہے۔ تم امین ہو۔ امانت کو اللہ کے حوالے کردو یعنی اُس کی راہ میں لگادو۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ. مَالِيْ وَهَلْ لَّكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟ (مسلم)

”انسان کہتا ہے میرا مال، میرا مال حالانکہ اے انسان! تیرا مال (ایک تو وہ ہے) جو تو نے کھا کر ختم کردیا، یا (دوسرا) پہن کر بوسیدہ کردیا، یا (تیسرا) صدقہ کر کے (آخرت کے لیے) آگے بھیج دیا“۔

آگاہ کیا گیا کہ جو لوگ دین کی مغلوبیت کے دور میں اللہ کی راہ میں مال لگاتے اور محنت کرتے ہیں اُن کے درجے بلند ہیں اُن سے جو فتح کے بعد یہ سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آج بھی دین اسلام مغلوب ہے بقول الطاف حسین حالی ؎

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جذر کے بعد
دریا کا ہمارے جو اترنا دیکھے

اور

اے خاصہ ٔ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دیں کہ بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے

اللہ ہمیں دین کی مغلوبیت کے اِس دور میں زیادہ سے زیادہ مال اور توانائیاں اپنی راہ میں لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۱

کون اللہ کو قرض دے گا؟

جو مال اللہ کے دین کی تبلیغ اور غلبہ کے لیے خرچ کیا جائے، اُسے اللہ اپنے ذمہ قرض قرار دیتا ہے۔ اِس آیت میں للکارنے کے انداز میں پوچھا گیا کہ کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے؟ جس نے ایسا کیا، اللہ اُس کے انفاق کو کئی گنا بڑھا کر لوٹائے گا اور اپنی طرف سے عزت افزائی والا اَجر بھی عطا فرمائے گا۔

آیت ۱۲

دین کے تقاضے ادا کرنے والوں کے لیے انعام

اِس آیت میں روزِ قیامت پل صراط پر سے گزرنے کے مرحلہ کا ذکر ہے۔ یہ پل جہنم کے اوپر سے گزر کر جنت میں جانے کے لیے ایک تاریک راستہ ہے۔ اِس راستہ سے بحفاظت گزرنے کے لیے نور یعنی روشنی درکار رہے۔ جن اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں نے دین کے تقاضے ادا کیے وہ ایسا نور رکھتے ہوں گے جو اُن کے لیے پل صراط سے گزرنے میں معاون ہوگا۔ ایمانِ حقیقی کا نور اُن کے سامنے اور انفاقِ مال وجان کا نور اُن کے دائیں طرف ہوگا۔ اُنہیں بشارت دی جائے گی کہ اب ہمیشہ ہمیش کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اللہ ہم سب کو یہ نعمت عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۳

دین کے تقاضے ادا نہ کرنے والوں کا انجام

دین کے تقاضے ادا نہ کرنے والے روزِ قیامت منافقین قرار پائیں گے۔ وہ پل صراط کے تاریک مرحلہ پر نور سے محروم ہوں گے۔ وہ چیخ چیخ کر اہلِ ایمان سے التجا کریں گے کہ ٹھہرو تا کہ ہم بھی تمہارے نور کی روشنی میں پل صراط سے گزر سکیں۔ اللہ کا منادی اُنہیں جواب دے گا کہ جاؤ اور دنیا میں جا کر دین کے تقاضے ادا کر کے نور حاصل کر لو۔ ظاہر بات ہے کہ اب ایسا ممکن نہ ہوگا۔ اب وہ جہنم میں ٹھوکریں کھا کر گر جائیں گے۔ البتہ جہنم سے نکلنے کے لیے ایک دروازہ ہوگا۔ اِس دروازے سے ایسے لوگ جہنم سے نکال لیے جائیں گے جن کے دل میں ایمان کی کوئی رمق تھی لیکن اُنہوں نے گناہوں کی انتہا کر دی تھی۔ وہ گناہوں کا وبال پا کر آخر کار جہنم سے نکال دیئے جائیں گے۔ البتہ جہنم کے بارے میں سورۂ فرقان آیت ٦٦ میں ارشاد ہوا **اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا** (بے شک جہنم بری جگہ ہے مستقل رہنے کے اعتبار سے اور عارضی رہنے کے اعتبار سے بھی)۔ اللہ ہمیں جہنم کی ہوا سے بھی محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۴

مومن رفتہ رفتہ منافق کیسے بن جاتا ہے؟

جہنم میں جانے کے بعد منافقین پکار کر مومنوں سے کہیں گے کہ کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے کہ ہاں لیکن تم نے ایمان کی دولت کو لٹا کر منافقت اختیار کر لی تھی۔ یہ محرومی اِس طرح آئی کہ:

i- تم نے اپنے آپ کو مال واولاد کے فتنے میں مبتلا کیا۔

ii- دین کے تقاضے ادا کرنے کے حوالے سے گومگو کا شکار ہو گئے۔

iii- تمہارے ذہن میں شکوک وشبہات نے گھر کر لیا۔

iv- تم نے خود ساختہ خوش کن خواہشات کے دھوکہ میں آ کر دین کے تقاضوں سے غفلت برتی۔ پھر شیطان نے تمہیں اللہ کی رحمت کا آسرا دے کر اللہ کے بارے میں دھوکہ میں

ڈال دیا اور تم اللہ کی رحمت کی امید پر گناہ در گناہ کرتے چلے گئے، یہاں تک کہ تمہاری موت واقع ہو گئی۔ اللہ ہمارے دلوں کو نفاق کی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۵

روزِ قیامت منافقین کافروں کے ساتھ ہوں گے

دنیا میں منافقین مسلمانوں کی صفوں میں ہیں۔ روزِ قیامت اُن کا انجام کافروں کے ساتھ ہو گا۔ اُن سے گناہوں کی تلافی کے لیے کوئی فدیہ قبول نہ کیا جائے گا۔ اُن سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اب آگ ہی تمہاری ساتھی اور رفیق ہے۔ جو بھی فریاد کرنی ہے اِسی سے کرو۔

آیت ۱۶

کیا اب بھی نادم ہونے کا وقت نہیں آیا؟

اِس آیۂ مبارکہ میں جھنجھوڑا گیا کہ تمہارے سامنے دین کے تقاضے بیان کر دیے گئے ۔ اِن تقاضوں سے گریز کرنے والوں کا بھیانک انجام تمہارے سامنے آ گیا۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ تمہارے دلوں پر رقت طاری ہو اور تم اللہ کے ذکر اور اُس کی فرمانبرداری کی طرف مائل ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اگر تم نے غفلت میں ایک مدت گزار دی تو تمہارے دل بھی اِسی طرح سخت ہو جائیں جیسے تم سے پہلے اہل کتاب کے دل سخت ہو گئے تھے۔ اُن کی اکثریت اللہ کی باغی اور نافرمان بن گئی تھی۔ ڈرو کہیں تم بھی بد بختی اور محرومی کی اِس سطح پر نہ پہنچ جاؤ۔

آیات ۱۷ تا ۱۹

دل کی سختی دور کرنے کا قرآنی راستہ

اِن آیات میں امید دلائی گئی کہ جس طرح مردہ زمین بارش سے زندہ ہو جاتی ہے اِسی طرح دل کی سختی بھی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے ختم ہو جاتی ہے۔ نفاق، مال کی محبت سے دل میں آتا ہے۔ اِس کا علاج انفاق ہے۔ جو مال مستحقین کی مدد کے لیے خرچ کرو گے وہ صدقہ ہے اور جو مال دین کی خدمت کے لیے لگاؤ گے وہ قرض حسنہ ہے۔ دل سے مال کی محبت نکلے گی تو اب تمہارا دل نورِ ایمان سے منور ہو گا۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

اللہ دل میں اُسی وقت آئے گا جب دل میں دنیا کی محبت باقی نہ رہے۔ اب ایسے لوگ دین کے لیے مال و جان کی مزید قربانیاں دے کر صدیق اور شہید کے مراتب پائیں گے۔ اللہ ہم سب کو اپنی قربت نصیب فرمائے۔ آمین!

آیت ۲۰

انسانی زندگی کے پانچ ادوار

اِس آیۂ مبارکہ میں دنیا کی زندگی کو محض کھیل اور تماشا قرار دیا گیا اور اُس کی حقیقت واضح کرنے کے لیے اُس کے پانچ ادوار بیان کیے گئے۔ ہر دور کا ذکر اُس دلچسپی کے ذریعہ کیا گیا جو انسان کو اپنے اندر جذب کر کے اُسے دینی ذمہ داریوں سے غافل کر دیتی ہے۔ پانچ ادوارِ زندگی یہ ہیں:

i- زندگی کے بالکل ابتدائی دور بچپن کو یہاں لعب یعنی کھیل کہا گیا۔ بلا شبہ یہ دور صرف معصومانہ کھیل سے عبارت ہوتا ہے۔

ii- لڑکپن جسے لھو یعنی تماشے سے موسوم کیا گیا۔ یہ زندگی کا وہ دور ہے جس میں انسان کھیل میں ایک لذت محسوس کرتا ہے۔

iii- جوانی جس کے لیے زینت کے الفاظ آئے۔ اِس دور میں انسان کی توجہ زیب و زینت اور بناؤ سنگھار کی طرف ہوتی ہے۔

iv- ادھیڑ عمر جسے یہاں تَفَاخُرٌ بَیۡنَکُمۡ یعنی ''باہم ایک دوسرے پر برتری لے جانے کی خواہش'' سے تعبیر کیا گیا۔ مال، جائیداد، کاروبار، حیثیت، قابلیت، علم، عزت، وقار، شہرت وغیرہ کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مقابلہ اور آگے نکلنے کی کوشش۔

v- بڑھاپے کا دور جس میں تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ یعنی ''مال اور اولاد کی کثرت کی ہوس'' بڑھ جاتی ہے۔ جب انسان کمانے کے قابل نہیں رہتا تو اب سمیٹ سمیٹ کر رکھنے کی خواہش زیادہ ہو جاتی ہے۔

دنیا کی یہ زندگی کھیتی کی طرح ہے۔ جس طرح کھیتی پیدا ہوتی ہے، عروج حاصل کرتی ہے، پھر سوکھ کر چورا چورا ہو جاتی ہے اور خاک میں مل جاتی ہے۔ یہی معاملہ ہماری زندگی کا بھی ہے۔ البتہ کھیتی ختم ہو گئی تو اب کوئی حساب کتاب نہیں۔ ہمیں آخرت میں جا کر دنیا کی زندگی میں کیے گئے اعمال کی جوابدہی کرنی ہے۔ اُس روز فرمانبرداروں کو بخشش اور اللہ کی رضا حاصل ہو گی اور نافرمانوں کے لیے شدید عذاب ہوگا۔ یہ وہ بدنصیب ہوں گے جو دنیا کی زندگی کے دھوکہ میں آ گئے۔ بلاشبہ دنیا کی زندگی ہے ہی دھوکہ کا سامان اگر انسان اسی کو مطلوب و مقصود بنا لے۔

آیت ۲۱

مقابلہ کا اصل میدان

یہ آیتِ مبارکہ ہمیں ترغیب دے رہی ہے کہ ہم دنیا کے عارضی مال و اسباب کی خاطر ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے کے بجائے، آخرت کی ابدی نعمتوں کے حصول کے لیے مقابلہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ اچھے اعمال کر کے اللہ کی بخشش اور ایسی جنت کے حصول کے لیے کوشش کریں جس کی چوڑائی آسمان و زمین جتنی ہے۔ یہ سعادتیں ملنا اللہ کا فضل ہیں۔ اللہ یہ فضل ہمیں بھی عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۲ تا ۲۴

حوادثِ دنیا کی حقیقت

انسان پر کوئی تکلیف یا زمین پر کوئی آفت اللہ ہی کے اذن سے آتی ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہوتی ہے۔ آزمائش میں کامیاب وہ ہوتا ہے جو اللہ کے ہر فیصلہ پر راضی ہو۔ مصائب آئیں تو واویلا یا شور شرابہ کرنے کے بجائے صبر کرے۔ اگر کوئی نعمت ملے تو اترانے کے بجائے اللہ کا شکر ادا کرے۔ اللہ اترانے والوں اور بڑائیاں کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں مال و جان لگانے سے گریز کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اِسی کا مشورہ دیتے ہیں۔ اللہ ہمیں اِس روش سے محفوظ فرمائے اور حوادث کا زیادہ اثر لینے کے بجائے ہر حال میں اپنے دین کے تقاضے ادا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

آیت ۲۵

تمام رسولوں کا مشن ...... قیامِ نظامِ عدل

اِس آیۂ مبارکہ میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ نے اپنے رسولوں کو کتابیں، معجزات اور عادلانہ شریعت دی تاکہ وہ دنیا میں شریعت نافذ کر کے عدل کا نظام قائم کریں۔ البتہ یہ حقیقت ہے کہ معاشرہ کے مفاد پرست عناصر اپنی لوٹ کھسوٹ جاری رکھنا چاہیں گے اور عدل کے قیام میں ہر ممکن رکاوٹ ڈالیں گے۔ ایسے لوگوں کے علاج کے لیے اللہ نے لوہا عطا فرمایا ہے جس میں عسکری خوبیاں ہیں۔ ہر دور میں ہتھیار بنانے میں لوہے کو بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اللہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ کون سے سرفروش بندے لوہے کی طاقت ہاتھ میں لے کر انبیاءؑ کے مشن میں شریک ہوتے ہیں اور ظالموں کو نیست و نابود کر کے عادلانہ نظام قائم کرنے میں اللہ اور اُس کے رسولوںؑ کی مدد کرتے ہیں۔

اِس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں عادلانہ نظام کا قیام کبھی بھی محض وعظ و نصیحت یا کسی پُر امن طریقہ سے عمل میں نہ آئے گا۔ تصادم کا مرحلہ آ کر رہے گا۔ اللہ ہمیں اِس مرحلہ کے لیے تیاری کرنے اور اِس میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۶ تا ۲۷

رہبانیت ...... دین کے تقاضوں سے فرار کی راہ

اللہ نے حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ اور کئی رسولوں کو دنیا میں قیامِ عدل کے مشن کے ساتھ بھیجا۔ پھر بنی اسرائیل میں آخری آنے والے رسول تھے حضرت عیسیٰؑ۔ اُن کے پیروکاروں نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ترکِ دنیا کی بدعت شروع کر دی۔ آبادیوں سے دور جا کر اللہ سے لو لگانے لگے اور آبادیوں کو شیطانی قوتوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ گویا ظلم واستحصال کا خاتمہ کر کے عادلانہ نظام کے قیام کے مشن سے راہِ فرار اختیار کر لی۔ بعد ازاں اِن میں سے اکثر نے رہبانیت کے پردے میں دنیاداری اور بدکاری کے جرائم کا ارتکاب شروع کر دیا۔ فطرت کے تقاضوں کو حدود میں ادا کرنے کے بجائے اُنہیں کچلنے کی کوشش کی

اور بری طرح شکست کھا گئے ۔ اللہ ہمیں دنیا داری کے فتنہ سے محفوظ فرمائے اور ترک دنیا کی بدعت سے بھی بچنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ ہم دنیا میں رہیں اور باطل قوتوں کے خلاف جہاد کر کے امن وامان اور عدل وانصاف کا بول بالا کرنے کی کوشش کریں ۔ آمین!

آیات ۲۸ تا ۲۹

عیسائیوں کے لیے حصولِ سعادت کا موقع

اِن آیات میں عیسائیوں کو دعوت دی گئی کہ اللہ کے آخری رسول ﷺ آچکے ہیں ،اُن کی دعوت پر لبیک کہو، اللہ کی نافرمانی سے بچو اور اِن آخری رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ ۔ اللہ تمہاری بخشش فرما دے گا، تمہیں پلِ صراط کے تاریک مرحلہ سے گزرنے کے لیے نور عطا فرمائے گا اور دہرا اجر عطا فرمائے گا ۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

رَجُلٌ مِنۡ أَهۡلِ الۡكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاَدۡرَكَ النَّبِيَّ ﷺ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ وَصَدَّقَهٗ، فَلَهٗ أَجۡرَانِ (مسلم)

''اہلِ کتاب میں سے جو شخص اپنے نبیؑ پر ایمان رکھتا تھا اور اُس نے پایا نبی اکرم ﷺ کا زمانہ (جو اب قیامت تک کے لیے ہے) تو وہ آپ ﷺ پر ایمان لے آیا اور آپ ﷺ کی پیروی کی اور آپ ﷺ کی تصدیق کی تو اُس کے لیے دوہرا اجر ہے''۔

آخری آیت میں اہلِ کتاب کو خوشخبری دی گئی کہ وہ اب بھی اللہ کا فضل حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ آخری نبی ﷺ پر ایمان لے آئیں ۔ اللہ کے فضل پر کسی کی اجارہ داری نہیں ۔ اللہ کا فضل اُس کے اپنے ہاتھ میں ہے ۔ وہ اپنا فضل جسے چاہے گا عطا فرمائے گا ۔ اُس کی فرمانبرداری کرو وہ تمہیں بھی اپنے فضل سے مالا مال کر دے گا ۔ اللہ ہم سب کو اپنے فضل سے سرفراز فرمائے ۔ آمین!

اللہ والے کون ہیں؟

اَهْلُ الْقُرْاٰنِ اَهْلُ ا للّٰهِ وَ خَاصَّتُهٗ

''قرآن والے ہی اللہ والے ہیں اور اُس کے مقرّبین ہیں۔'' (سنن ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے کون ہیں؟

مَنْ اَحْيَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ

''جس نے میری سنت کو زندہ کیا اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔'' (کنز العمال)

رسول اللہ ﷺ کا اُمت کے حوالے سے خدشہ

''میں تم پر فقر و ناداری آنے سے نہیں ڈرتا، لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ ڈر ضرور ہے کہ دنیا تم پر زیادہ وسیع کر دی جائے، جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر وسیع کی گئی تھی، پھر تم اس کو بہت زیادہ چاہنے لگو، جیسے کہ انہوں نے اس کو بہت زیادہ چاہا تھا (اور اسی کے دیوانے اور متوالے ہو گئے تھے) اور پھر وہ تم کو برباد کر دے جیسے کہ اس نے ان اگلوں کو برباد کیا۔'' (صحیح بخاری)

قرآن پڑھا کرو

''قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔'' (مسلم)

پانچ باتوں کا حکم

''میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جماعت اختیار کرنے کا' سننے کا' اطاعت کرنے کا' ہجرت کرنے کا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔''

(ترمذی، مسند احمد)

قرآنِ کریم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

اَللّٰھُمَّ اجعَلِ القُرْاٰنَ

اے اللہ بنا دے قرآن کو

رَبِیْعَ قُلُوْبِنَا ...... وَ ...... نُوْرَصُدُوْرِنَا

ہمارے دلوں کی بہار ...... اور ...... ہمارے سینوں کا نور

وَجِلَاءَ اَحْزَانِنَا ...... وَ ...... ذَھَابَ ھُمُوْمِنَا وَغُمُوْمِنَا

اور ہمارے دکھوں کا مداوا ...... اور ...... ہمارے تفکرات وغموں کا دور کرنے والا

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک C-13، گلشنِ اقبال۔فون: 34986771

2- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز6، ڈیفنس۔ فون: 35340022-4

3- دوسری منزل، حق چیمبر، نزد بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی۔فون: 34306040-41

4- قرآن مرکز، متصل مسجد طیبہ، سیکٹر35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر4۔ فون: 38740552

5- پلاٹ نمبر398، سیکٹرA، بھٹائی کالونی، نزد حبیب بینک، کورنگی کراسنگ۔فون: 34228206

6- قرآن مرکز،B-238، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔35478063

7- قرآن مرکز، مکان نمبر861، سیکٹرD-37، نزد رضوان سوئیٹس، لانڈھی2۔فون:0321-8720922

8- بلڈنگ نمبرE-41، کمرشل اسٹریٹ نمبر14، فیزII ایکسٹینشن DHA۔فون:0333-3496583

9- نزد لیاقت لائبریری،M.S.Traders ٹائرشاپ کے اوپر، اسٹیڈیم روڈ۔

فون: 38320947 ، 0300-2541568

10- 11-داؤد منزل' نزد فریسکو سوئیٹس' آرام باغ۔ فون: 32620496

11- مکان نمبرA-26، سیکنڈ فلور، سیکٹرB-1/5، نارتھ کراچی۔

12- LS-9 سیکٹرK-11 پاور ہاوس چورنگی، نارتھ کراچی۔فون:0321-2023783

13- II-E 2/7، ناظم آباد نمبر2، نزد حور مارکیٹ، کراچی ۔فون: 36605413

14- فلیٹA-1، ممتاز اسکوائر نزد کے ای ایس سی آفس، بلاک"K"، نارتھ ناظم آباد۔فون36632397

15- قرآن اکیڈمی یاسین آباد، فیڈرل بی ایریا، بلاک9۔ فون:36806561 - 36337346

16- قرآن مرکز، فلیٹ نمبر1 حق اسکوائر،SB-49، بلاک13C، گلشن اقبال۔فون:34986771

17- قرآن مرکز،R-20، پایونیئر فاؤنٹین، فیز2، گلزارِ ہجری،KDA اسکیم33۔فون:37091023

18- شاپ نمبرM-1، حرمین ٹاور، بلاک19، نزد جوہر موڑ۔فون:35479106

19- بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک14، گلستانِ جوہر۔فون: 0300-8273916

20- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 38143055

21- دفتر تنظیم نزد اسلام چوک اورنگی ساڑھے گیارہ۔فون0333-2361069

22- مکان نمبر174/F، فرنٹیئر کالونی، اقبال پینٹر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔0345-2818681

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور**: A-67، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو۔ فون:36366638-36316638(042)
فلیٹ نمبر 5، سیکنڈ فلور، سلطانہ آرکیڈ فردوس مارکیٹ، گلبرک III لاہور۔ فون:35845090(042)

2- **تیمرگرہ**: معرفت مستقیم الیکٹرونکس ریسٹ ہاؤس چوک، تیمرگرہ، ضلع دیر پائین۔
فون:601337(0945)، موبائل: 0345-9535797

3- **پشاور**: A-18، ناصر مینشن، شعبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور
فون: 2214495-2262902(091) موبائل: 0300-5903211

4- **مظفرآباد**: معرفت حارث جنرل سٹور، بالا پیر بالمقابل تھانہ صدر۔ فون: 504869(0992)

5- **اسلام آباد**: 31/1 فیض آباد ہاؤسنگ سوسائٹیز، فلائی اوور برج، 8/4-1 اسلام آباد۔
فون:4434438-4435430(051) موبائل: 0333-5382262

6- **گوجر خان**: مرکز تنظیم اسلامی پوٹھوہار، عقب تھانہ نیو غلہ منڈی، فضل حسین مارکیٹ گوجر خان، ضلع راولپنڈی۔ فون: 3516574(051) موبائل: 0333-5133598

7- **گوجرانوالہ**: مرکز تنظیم اسلامی گوجرانوالہ، سوئی گیس لنک روڈ، ڈاکخانہ BISE، ملک پارک (مسجد نمرہ)
فون: 3015519-3891695(055) موبائل: 0300-7446250

8- **عارف والا**: C-132، نزد جامع مسجد C بلاک، عارف والا۔ فون:830884(0457)، موبائل: 0300-4120723

9- **فیصل آباد**: 157/P، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ فون:2624290(041) موبائل:0300-6690953

10- **سرگودھا**: مسجد جامع القرآن، مین روڈ، سیٹلائیٹ ٹاؤن۔ فون:3713835(048)، موبائل:0300-9603577

11- **جھنگ**: قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر 2، ٹوبہ روڈ، جھنگ۔ فون:7628361(047)، موبائل:0301-6998587

12- **ملتان**: قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، بوسن روڈ، ملتان۔ فون:6520451(061)، موبائل:0321-6313031
مکان نمبر 903-D/4-1 فردوسیہ سٹریٹ، محمود آباد کالونی، خانیوال روڈ، ملتان۔ فون: 8149212(061)

13- **ہارون آباد**: رمضان اینڈ کمپنی غلہ منڈی، ضلع بہاولنگر۔ فون:2251104(063)، موبائل:0333-6314487

14- **سکھر**: 3/B پروفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، شکارپور روڈ۔ فون: 5631074(071)، موبائل:0300-3119893

15- **حیدرآباد**: مسجد جامع القرآن، گلشن سحر قاسم آباد۔ فون:0222-929434، موبائل:0333-2608043

16- **کوئٹہ**: بالائی منزل بالمقابل کوالٹی سویٹس، منان چوک شارع اقبال۔ فون:2842969(081)
موبائل: 0346-8300216